سیدھا رستہ
مولا علی کا رستہ
از قلم:
مفتی محمد چمن زمان نجم القادری
رئیس جامعۃ العین سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الحکیم و الصلوۃ و السلام علی حبیبہ الکریم و علی ابنتہ وسبطیہ و ابن عمہ الصراط المستقیم و علی جمیع اصحابہ الھادین الی السبیل القویم

مہر علی ہے حب علی اور حب نبی ہے مہر علی

لحمک لحمی، جسمک جسمی ، فرق نہیں مابین پیا

نگاہِ اسلام میں صراطِ مستقیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہر مکلف مسلمان پر دن میں پانچ بار دربارِ الٰہی میں دست بستہ حاضر ہو کر بیس سے زائد بار "صراطِ مستقیم" کی دعا مانگنا ضروری ہے۔

معمولی سی عقل رکھنے والا مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ:

"صراطِ مستقیم" راہِ "حق" ہی کا نام ہے۔

اور یہ راہِ حق اسلام ہے۔ یہی قرآن ہے۔ یہی حق سنتِ رسول ﷺ ہے۔ اور یہی حق خلفائے راشدین کی سنت ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے مضبوطی سے تھامنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

قرآن مولا علی کے ساتھ:

لیکن مولا علی کو اس راہِ حق کے ساتھ ایسا گہرا تعلق عطا ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِیٍّ لَنْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ

علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پہ آن پہنچیں گے۔

(مستدرک علی الصحیحین 4628 ، معجم اوسط 4880 ، معجم صغیر 720 ، مجمع الزوائد 134/9)

حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور ذہبی نے بھی حاکم کی موافقت کی۔

حق مولا علی کے ساتھ:

ایک بار رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ محوِ گفتگو تھے۔ وہاں سے سیدنا مولا علی کا گزر ہوا۔ انہیں دیکھتے ہی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْحَقُّ مَعَ ذَا، اَلْحَقُّ مَعَ ذَا

حق اس کے ساتھ ہے، حق اس کے ساتھ ہے۔

(مسند ابی یعلی 1052 ، الشریعۃ للآجری 1583 ، مناقب علی لابن المغازلی 291 ، مجمع الزوائد 235/7)

مجمع الزوائد میں فرمایا:

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

دوسری روایت:

ایک موقع پر فرمایا:

الحق مع علی وعلی مع الحق

حق علی کے ساتھ ہے اور علی حق کے ساتھ ہیں۔

مزید فرمایا:

یزول الحق مع علی حیث زال

جدھر علی چلے جائیں، حق ادھر چلا جاتا ہے۔

(مناقبِ علی لابن المغازلی حدیث 155)

حق اُدھر جِدھر علی:

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دعا فرمائی:

رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ

اللہ جل وعلا علی پہ مہربانی فرمائے۔ اے اللہ! حق کو علی کے ساتھ دائر فرما، جہاں علی جائیں (حق وہیں ہو۔)

(جامع ترمذی 3714 ، مسند بزار 806 ، مستدرک علی الصحیحین 4629 ، معجم اوسط 5906)

یہ مولا علی کرم اللہ تعالی وجہ الکریم کی انتہائی امتیازی شان ہے کہ حق آپ کے ساتھ دائر رہتا ہے۔ مولا علی جدھر ہو جائیں، حق اسی جانب چلا جاتا ہے۔

کسی شخص کا "حق پہ ہونا" الگ بات ہے اور "حق کی پہچان ہونا " الگ بات۔ مولا علی کرم اللہ تعالی وجہ الکریم فقط حق پر نہیں رہے، بلکہ حق کی پہچان رہے اور اب بھی ہیں۔

بالفاظِ دیگر:

اگر کسی شخص پر حق مشتبہ ہو جائے اور وہ دلائل کے تعارض کے باعث سمجھ نہ پائے کہ

حق کس طرف ہے تو مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو دیکھ لے کہ آپ کس جانب ہیں۔ جدھر مولا علی ہیں، حق اسی جانب ہے۔

نتیجۂ گفتگو:

جب قرآن مولا علی کے ساتھ، مولا علی قرآن کے ساتھ، حق مولا علی کے ساتھ، مولا علی حق کے ساتھ، جہاں مولا علی جاتے ہیں حق وہیں چلا جاتا ہے تو پھر "صراطِ مستقیم" کی تفسیر میں "مولا علی" کا نام آجائے تو ایماندار کو کسی طرح کا اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن اللہ مارے ناصبی دجالیوں خطائیوں کو۔۔۔

ایسی بد بخت قوم ہے، ہر کس و نا کس کے من گھڑت فضائل ماننے کو تیار ہو جائیں گے لیکن جب آلِ رسول ﷺ اور بالخصوص مولا علی کی بات آتی ہے تو ان کی شقاوت غالب آجاتی ہے اور طرح طرح کے اعتراض شروع ہو جاتے ہیں۔

حالانکہ یہ وہی قوم ہیں جو:

أصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم

یعنی میرے صحابہ ستاروں جیسے ہیں، تم ان میں سے جس کی اقتداء کرو ہدایت پالو گے۔

ایک جانب اس قسم کی روایات کا سہارا لے کر بزعمِ خویش ہر صحابی کو "صراطِ مستقیم" ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ دوسری جانب خلیفۂ رابع تاجدارِ ولایت سیدنا مولا علی جو عام صحابی نہیں بلکہ سردارانِ صحابہ سے ہیں، ان کی عظمت کو بیان کیا جائے تو اس دجالی قوم کے ہاں صفِ ماتم بچھ جاتی ہے۔ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ

وجہِ تالیف:

گزشتہ روز بندہ نے دربارِ مولائے کائنات میں حاضری لگوانے کے لیے چند سطور لکھیں جنہیں:

"اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔۔۔ صراطِ مستقیم بھی مولا علی ہیں۔۔۔!!!"

کا عنوان دیا۔

گیارہ کی نسبت کا لحاظ کرتے ہوئے ازراہِ اختصار "شواہد التنزیل" سے گیارہ احادیث سپردِ قلم کیں۔

مجھے یقین ہے کہ اگر اس مضمون میں سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے بجائے ناصبی دجالیوں کی کسی من پسند شخصیت کا نام ہوتا تو ایسے ہضم کر جاتے کہ ڈکار بھی نہ لیتے۔ لیکن مولا علی کا نام آتے ہی ناصبیوں کے صفوں میں ہلچل مچ گئی۔

سیدھا سیدھا انکارِ حدیث کرنے سے رہے، لہذا شواہد التنزیل کے مصنف کو شیعوں کے کھاتے میں ڈال دیا۔

علامہ حسکانی کون ہیں؟

شواہد التنزیل کے مصنف علامہ عبید اللہ بن احمد حسکانی ایک حنفی عالم ہیں۔ آپ کا وصال 480ھ کے لگ بھگ ہوا۔ آپ محدث دارِ قطنی کے شیخ ہیں۔

(تاج التراجم ص202)

ابنِ عساکر کے شیخ امام ابو الحسن عبد الغافر بن اسماعیل فارسی جو تاریخِ نیسابور اور "المفھم لشرح مسلم" کے مصنف ہیں، علامہ حسکانی ان کے بھی شیوخ سے ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی 258/3)

علامہ حسکانی اور علامہ سیوطی:

علامہ جلال الدین سیوطی ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

شيخ متقن ذُو عناية تَامَّة بِعلم الحَدِيث

(طبقات الحفاظ ص442)

علامہ حسکانی اور علامہ ذہبی:

سیوطی سے پہلے حافظ ذہبی یہی جملے علامہ حسکانی کے لیے کہہ چکے۔

(تذکرۃ الحفاظ 258/3)

علامہ حسکانی کا تشیع:

یہ بات ضرور ہے کہ علامہ ذہبی، پھر علامہ قاسم بن قطلوبغا اور سیوطی نے علامہ حسکانی کا تشیع بھی ذکر کیا۔ لیکن ناصبیوں اور دجالیوں کی علمی سطح اتنی گری ہوئی ہے کہ:

تشیع، غلو فی التشیع، رفض، غلو فی الرفض

جیسے اطلاقات ، نیز متقدمین ومتاخرین کی اصطلاحات کے بیچ فرق سے یکسر بے بہرہ ہیں۔

صحاح ستہ بلکہ بخاری کے رجال:

اگر فقط تشیع موجبِ جرح ہے تو صحاح ستہ کے ستر سے زائد راویوں، بلکہ خاص صحیح

بخاری کے متعدد رُوات پر یہ تہمت موجود ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ کتابیں اور ان کی حدیثیں تو اہم ترین مصادرِ حدیثیہ شمار ہوں، لیکن علامہ حسکانی کی روایات یکسر پایۂ اعتبار سے ساقط۔۔۔؟؟؟

اگر یہ بغضِ مولا علی کے علاوہ کوئی دوسری چیز ہے تو اس کی نشاندہی کی جائے۔۔۔!!!

اکابر ائمۂ دین کا تشیع:

مزید آگے بڑھئے تو حافظ عبد الرزاق جن کی لگ بھگ سو روایات صحیح بخاری میں موجود ہیں، ان پر بھی تشیع کا اعتراض ہے۔۔۔۔

امام نسائی جن کی کتاب صحاح ستہ میں شمار ہوتی ہے، ان پر بھی تشیع کا اعتراض موجود ہے۔۔۔

حاکم صاحبِ مستدرک پر بھی تشیع کا اعتراض موجود ہے۔۔۔

ابو جعفر محمد بن جریر طبری پر تشیع کی تہمت کے باعث لوگوں کے ڈر سے انہیں رات میں دفن کیا گیا۔

(معجم الادباء 2441/6)

امام شافعی کا تشیع:

اور تو اور، امام شافعی جیسی شخصیت کے بارے میں احمد بن عبد اللہ عجلی کہتے ہیں:

كَانَ يتشيع

(تاریخ الاسلام 183/14)

اگر ہم ان ائمہ، حفاظ، علماء، محدثین کے نام جمع کرنے لگ جائیں جن پر "تشیع" کا

اعتراض رہا تو یہ ایک مستقل تصنیف کی صورت اختیار کر جائے۔ لیکن اس الزام کے باوجود ان حضرات کی کتب لائقِ اعتماد اور اسلامی وراثت کا اہم حصہ شمار ہوتی ہیں، پھر علامہ حسکانی ہی کی کتب کے ساتھ یہ ناانصافی کیوں کہ حاکم حسکانی پر تشیع کا اعتراض آتے ہی یہ کتابیں یکسر غیر معتبر ہو گئیں؟؟؟

تشیع کا مفہوم:

حق یہ ہے کہ اصطلاحِ تشیع کے بارے میں متقدمین اور متاخرین کے بیچ زمین آسمان کا فرق ہے۔ متاخرین کے ہاں تشیع کا اطلاق روافض پہ کیا جاتا ہے لیکن متقدمین کے ہاں ایسا نہیں تھا۔ متقدمین کے ہاں شیخینِ کریمین کی افضلیت کا قائل جب سیدنا مولا علی کو حضرت عثمان پر افضل سمجھتا، مولا علی کی جنگوں میں آپ کو حق پہ گردانتا تو اس کے لیے تشیع کا اطلاق کیا جاتا تھا۔

تہذیب التہذیب میں ہے:

فالتشيع في عرف المتقدمين هو اعتقاد تفضيل علي على عثمان, وأن عليا كان مصيبا في حروبه وأن مخالفه مخطئ مع تقديم الشيخين وتفضيلهما

متقدمین کے عرف میں تشیع مولا علی کو سیدنا عثمان سے افضل سمجھنے کا نام ہے۔ اور اس بات کا کہ مولا علی اپنی جنگوں میں مصیب تھے اور آپ کے مخالفین غیر مصیب۔ بشرطیکہ شیخینِ کریمین کو مقدم و افضل جانے۔

(تہذیب التہذیب 94/1)

کیا موجودہ دور میں کسی ایسے رافضی کی نشاندہی کی جا سکتی ہے جو رافضی ہو کر بھی شیخینِ کریمین رضی اللہ تعالی عنہما کو سیدنا مولا علی سے افضل جانے؟

اگر نہیں اور یقینا نہیں تو پھر متقدمین ومتاخرین کی اصطلاحات کے بیچ امتیاز نہ کرنے والے اہلِ علم کہلانے کے لائق ہیں؟

فتاوی رضویہ کی روشنی میں تشیع کا مفہوم:

فتاوی رضویہ میں ہے:

من الجهل الوخيم رميه بالر فض اغتراراً بقول التقر يب رمى بالتشيع وما بين التشيع و الرفض كما بين السماء و الار ض فربما اطلقوا التشيع على تفضيل على على عثما ن رضى الله تعا لى عنهما وهو مذهب جما عة من ائمة اهل السنة لا سيما ائمة الكوفة قال صاحب التقر يب نفسه فى هدى السارى : التشيع محبة على و تقديمه على الصحا بة فمن قدمه على ابى بكر و عمر فهو غال فى تشيعه و يطلق عليه را فضى والا فشيعى فان انضاف الى ذلك السب او التصر يح بالبغض فغال فى الرفض اه وتمام تحقيقه فى تحر ير اتنا الحد يثية۔

تقریب کے قول - ان پر تشیع کی تہمت لگائی گئی ہے - سے دھوکا کھا کر ان پر رفض کا عیب لگانا بدبودار جہالت ہے رفض و تشیع میں زمین وآسمان کا فرق ہے بسا اوقات لفظ تشیع کا اطلاق حضرت مولا علی کو عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہم پر فضیلت دینے پر ہوتا ہے جبکہ یہ ائمہ بالخصوص اعلام کوفہ کا مذہب ہے صاحب تقریب نے خود بھی - ہدی

الساری -میں فرمایا تشیع حضرت علی کی صحابہ سے زائد محبت کا نام ہے تو اگر کوئی آپ کو ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتا ہے تو وہ غالی شیعہ ہے اور اس پر رافضی بولا جاتا ہے۔ اور اگر مولا علی کو شیخین سے افضل نہ سمجھے تو فقط شیعہ ہے۔ اوراس کے ساتھ گالی اور بغض کا اظہار کرے تو غالی رافضی ہے۔ اوراس کی پوری تحقیق ہماری تحریرات حدیثیہ میں ہے۔

(فتاوی رضویہ 78/28)

ناصبی دجالی ٹولہ فقط فیس بکی عالم اور گوگل مفتی بنا پھرتا ہے، زیادہ نہیں تو کم از کم فتاوی رضویہ ہی کو پڑھ لیتے تو اندازہ ہو جاتا کہ متقدمین کے ہاں تشیع اور رفض بالکل الگ افکار کا نام تھا۔ بلکہ امام احمد رضا نے فرق نہ کرنے کو شدید جہالت قرار دیا ہے جو اس وقت دجالی خطائیوں پر صادق آتی ہے۔

غیر مذموم تشیع:

متقدمین کے ہاں "تشیع" ہرگز امور قادحہ فی عدالۃ الراوی سے شمار نہیں ہوتا، بشرطیکہ تشیع میں غلو نہ ہو۔ بلکہ سطورِ بالا میں بیان کردہ تشیع "دائرۂ اہلِسنت" میں داخل رہتا ہے۔

کیونکہ تشیع کا اطلاق تین چیزوں پر کیا جارہا ہے:

(1): حبِ علی۔ اور اس سے خالی نہ ہوں گے مگر ناصبیوں دجالیوں کے دل۔

(2): جنگوں میں مولا علی کو حق پہ سمجھنا۔ اور یہ بعینہ اہلِ سنت کی فکر ہے۔

(3): مولا علی کو حضرت عثمان سے افضل سمجھنا۔ گو جمہور کی رائے کے مطابق حضرت عثمان افضل ہیں، لیکن بعض ائمۂ اہلِسنت سیدنا مولا علی کی تقدیم کی جانب بھی گئے ہیں۔

اور ان امور میں سے کوئی بھی ایسا امر نہیں جو فکرِ اہلِسنت کے ساتھ جمع نہ ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ امام شافعی اپنے تشیع کے باوجود ائمۂ اہلِسنت سے شمار ہوتے ہیں۔

تنبیہ:

عوامِ اہلِسنت کو یہ فرق ملحوظ رکھنا چاہیے، ورنہ ناصبی اور دجالی حضرات مولا علی اور دیگر اہلِ بیتِ پاک کے بارے میں مروی روایات سے متعلق اپنے بغضِ باطنی کا اظہار کرتے ہوئے جا بجا رُواتِ حدیث پر تشیع کا الزام دھر دیتے ہیں۔ حالانکہ متقدمین کے ہاں مطلق تشیع ہرگز ایسا عیب نہیں جو راوی کی عدالت میں اعتراض کا موجب ہو۔ اور یہی معاملہ علامہ حسکانی کا تھا۔

علامہ حسکانی کا تشیع کیا تھا؟

میں ناصبی دجالیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ حسکانی کے تشیع کی تفصیلات پیش کریں۔۔۔!!!

آیا وہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین میں سے کسی پر سب و شتم کیا کرتے تھے؟

اہلِ ایمان کی ماؤں ازواجِ رسول رضی اللہ تعالی عنہن میں سے کسی کے لیے کوئی ہلکے الفاظ استعمال کیے ہوں؟

رافضی افکار میں سے کسی فکر کے معتقد ہوں؟

زیادہ نہیں تو کم از کم سیدنا مولا علی مشکل کشا شیر خدا کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم کو شیخینِ کریمین سے افضل جانتے ہوں؟

اگر اتنا بھی ثابت نہ کر سکیں تو تھوڑی بہت شرم کر لیں۔

جس ذاتِ والا کا کلمہ پڑھتے ہیں، انہی کے اہلِ خانہ سے بغض رکھتے ہیں۔۔۔!!!

یہ کیا قیامت ہے باغبانو کہ جن کی خاطر بہار آئی

وہی شگوفے کھٹک رہے ہیں تمہاری آنکھوں میں خار بن کر

جن علماء نے علامہ حسکانی کا تشیع ذکر کیا ہے ان کی گفتگو میں اس تشیع کی وضاحت بھی موجود ہے۔ لیکن ناصبی دجالی اولا تو بات سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اور اگر کبھی ایسا اتفاق ہو ہی جائے کہ کوئی بات انہیں سمجھ آجائے تو پھر بد دیانت ایسے ہیں کہ جھوٹ، فریب، مکر ، دھوکے کے ذریعے لوگوں کی آنکھوں میں ایسی دھول جھونکتے ہیں کہ کسی شخص کی توجہ حقیقت کی جانب جا ہی نہ سکے۔

علامہ حسکانی کا "تشیع "محبت و موالاتِ مولا علی تھی۔۔۔!!!

اگرچہ ناصبی دجالیوں کو اس قدر تشیع بھی ہضم نہیں ہوتا لیکن **الحق حق وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ**

علامہ حسکانی اور حدیث ردِّ شمس:

اصل مسئلہ "حدیث ردِّ شمس" کا ہے۔ بعض اہلِ علم حضرات نے اس حدیث کی صحت پر گفتگو کی۔ اور بالخصوص ناصبی ٹولہ شروع سے ہی اس حدیث کی صحت کا منکر رہا، کیونکہ اس میں جہاں رسول اللہ ﷺ کی معجزانہ شان کی تجلیاں ہیں، وہیں مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم کی بھی عظیم منقبت ہے۔ لیکن ناصبی ٹولہ ایسا بد بخت ہے کہ اگر انہیں شانِ رسالت میں عظمتِ مولائے کائنات نظر آ

جائے تو بد بخت شانِ رسالت ہی کا انکار کر دیتے ہیں۔

علامہ حسکانی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے اس موضوع پہ مستقل گفتگو کی اور "تَصْحِيحُ رَدِّ الشَّمْسِ وَتَرْغِيمُ النَّوَاصِبِ الشُّمْسِ "نامی جزءِ حدیثی تالیف فرمایا اور اس معجزہ کی بابت سیدنا مولا علی مشکل کشا، حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو ہریرہ، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی مرویات اور ان کے مختلف طرق کو جمع کر کے یہ ثابت کیا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

علامہ ذہبی کی گفتگو ملاحظہ ہو:

ووجدت له مجلسًا يدل على تشيعه وخبرته بالحديث وهو تصحيح خبر رد الشمس لعلي -رضي الله عنه- وترغيم النواصب الشمس

میں نے علامہ حسکانی کی ایک مجلس پائی جو آپ کے تشیع اور حدیث دانی پر دلالت کرتی ہے۔ اور وہ مجلس "مولا علی کے لیے سورج پھیرنے اور سرکش ناصبیوں کی تذلیل" پر دلالت کرنے والی حدیث کی تصحیح (سے متعلق) ہے۔

(تذکرة الحفاظ 258/3)

علامہ سیوطی فرماتے ہیں:

أمْلى مَجْلِسا صحّح فِيهِ رد الشَّمْس لعَلي وَهُوَ يدل على خبرته بِالْحَدِيثِ وتشيعه

علامہ حسکانی نے ایک مجلس املاء کی جس میں مولا علی کے لیے سورج کے لوٹائے جانے کو صحیح قرار دیا۔ اور یہ مجلس علامہ حسکانی کی حدیث دانی اور تشیع کی دلیل ہے۔

(طبقات الحفاظ ص442)

کیا حدیث ردِّ شمس کی تصحیح رافضیت ہے؟

دجالی ناصبیوں سے کوئی پوچھے کہ:

حدیث ردِّ شمس کو صحیح قرار دینا کونسا تشیع ہے؟

اگر یہ تشیع موالات ومحبتِ مولا علی ہے تو ایسا تشیع ہمارے سر آنکھوں پر۔۔۔!!!

إن کان رفضاً حبُّ آل محمّد *** فلیشھد الثقلان انی رافضی

اور اس تشیع کا شکار فقط علامہ حسکانی نہیں، امام ابو جعفر طحاوی سے لے کر جلیل القدر ائمہ وعلماء بھی اس تشیع کے ساتھ موسوم نظر آتے ہیں۔

امام احمد رضا خان کا تشیع:

اور دور کیوں جاتے ہیں؟ حضرت مولانا احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی بھی تو اس تشیع کا شکار ہوئے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:

مولٰی علی نے واری تِیری نیند پر نماز

اور وہ بھی عَصر سب سے جو اعلیٰ خَطر کی ہے

صِدّیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے

اور حفظِ جاں تو جان فُروضِ غُرَر کی ہے

ہاں تو نے اِن کو جان اُنھیں پھیر دی نماز

پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

دوسرے مقام پہ فرمایا:

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا

گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

اگر علامہ حسکانی قصہء ردِّ شمس برائے مولائے کائنات کو صحیح قرار دے کر اہلِسنت کی صفوں سے نکل گئے تو پھر اعلیحضرت رحمہ اللہ تعالی یہی کام کر کے اہلِسنت کے امام کیسے بن گئے ؟

ناصبی دجالی ٹولے کے اندر اگر علم کی معمولی سی "بو" بھی موجود ہے تو وجہِ فرق واضح کریں۔۔۔!!!

اور اگر کسی شخص کے پاس ثبوت ہے کہ:

علامہ حسکانی مولا علی کو شیخینِ کریمین سے افضل سمجھتے تھے؟

معاذ اللہ صحابہء کرام پہ طعن کیا کرتے تھے؟

تو وہ شواہد پیش کرے۔۔۔!!!

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ

اهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيمَ

صراطِ مستقیم مولا علی ہیں۔۔۔!!!

اب ہم ان احادیث کی جانب آتے ہیں جو "صراطِ مستقیم" کے مولائے کائنات سے گہرے تعلق پر دلالت کرتی ہیں۔ ایسا گہرا تعلق کہ اگر اسے "ملازمہ" سے تعبیر کیا جائے تو بے جانہ ہو گا اور اگر کوئی شخص مولا علی کو چھوڑ کر صراطِ مستقیم کا دعوی کرے تو بلاشبہ وہ جھوٹا کہلائے۔

لیکن یہ بات ملحوظ رہے کہ سطورِ ذیل میں اس باب سے متعلق تمام احادیث وآثار کا احاطہ نہیں کیا گیا، یہ سطور محض ایک عُجالہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ورنہ مذکورہ احادیث وآثار کے علاوہ ان گنت دلائل موجود ہیں جو گونگے کو بھی بولنے پر مجبور کر دیں کہ:

صراطِ مستقیم مولا علی ہیں۔۔۔!!!

صراطِ مستقیم پہ چلانے والے مولا علی ہیں۔۔۔!!!

سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے زید بن یثیع راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنۡ تُوَلُّوا أَبَا بَكۡرٍ تَجِدُوهُ زَاهِدًا فِي الدُّنۡيَا رَاغِبًا فِي الۡآخِرَةِ، وَإِنۡ تُوَلُّوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا تَأۡخُذُهُ فِي اللَّهِ لَوۡمَةُ لَائِمٍ، وَإِنۡ تُوَلُّوا عَلِيًّا تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهۡدِيًّا يَسۡلُكُ بِكُمُ الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيمَ، وَلَنۡ تَفۡعَلُوا

اگر تم ابو بکر صدیق کو ولیِّ امر بناؤ تو انہیں دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں راغب پاؤ گے۔ اور اگر تم عمرِ فاروق کو ولیِّ امر بناؤ تو تم انہیں طاقتور امانت دار پاؤ گے جنہیں راہِ خدا میں کسی کی ملامت نہیں روکتی۔ اور اگر تم مولا علی کو ولیِّ امر بناؤ تو انہیں ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ پاؤ گے، وہ تمہیں صراطِ مستقیم پہ لے چلیں گے۔ اور تم لوگ ایسا کرو گے نہیں۔

(مسند احمد 859 ، الاحادیث المختارة 86/2 ، الابانۃ الکبری لابن بطۃ 36 ، مستدرک علی الصحیحین 4434 ، مسند البزار 32/3 حدیث 783 ، المعجم الاوسط حدیث 2166 ، شواہد التنزیل حدیث 100 ، طبقات الحنابلۃ 253/1 ، تاریخِ دمشق 421/42 ، 236/44 ، مجمع الزوائد 176/5)

حاکم نے فرمایا:

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

مجمع الزوائد میں ہے:

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُ الْبَزَّارِ ثِقَاتٌ.

تنبیہ:

یہ حدیث دیگر کتبِ حدیث کی طرح شواہد التنزیل میں بھی موجود ہے۔ میں ناصبی دجالیوں سے پوچھنا چاہوں گا کہ اگر علامہ حسکانی کا تشیع رافضیت کے معنی میں ہوتا تو کیا کوئی رافضی اس حدیث کے مندرجات سے راضی ہو سکتا ہے؟ اور اسے متعدد طرق سے روایت کر سکتا ہے؟

حضرت حذیفہ کی روایت:

حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إن ولیتموھا أبا بکر فزاھد فی الدنیا راغب فی الآخرۃ وفی جسمہ ضعف وإن ولیتموھا عمر فقوی أمین لا تأخذہ فی اللہ لومۃ لائم وإن ولیتموھا علیا یقیمکم علی صراط مستقیم.

اگر تم اس کا ولی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو بناؤ تو دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں رغبت رکھنے والے ہیں، اور ان کے جسم میں کمزوری ہے۔ اور اگر تم اس کا ولی عمرِ فاروقِ اعظم کو بناؤ تو طاقت ور امانت دار ہیں۔ انہیں راہِ خدا میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت رکاوٹ نہیں بنتی۔ اور اگر تم اس کا ولی علی المرتضی کو بناؤ تو وہ تمہیں صراطِ مستقیم پہ کھڑا کر دیں گے۔

(فضائل الخلفاء الراشدین لابی نعیم الاصبہانی حدیث 232 ، شواہد التنزیل حدیث 97 ، 98 ، 99 ، ترتیب الامالی الخمیسیۃ للشجری حدیث 703 ، تاریخ دمشق 420/42)

حضرت حذیفہ کی دوسری روایت:

حضرت حذیفہ سے ابو وائل راوی، فرمایا: صحابہ نے عرض کی:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا

یارسول اللہ!

آپ ہم پر کسی کو خلیفہ کیوں نہیں بنا رہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ خَلِيفَةً مِنْ بَعْدِي ثُمَّ عَصَيْتُمْ خَلِيفَتِي نَزَلَ الْعَذَابُ

اگر میں تم پر اپنے بعد خلیفہ بنادوں پھر تم اس کی نافرمانی کروتو عذاب نازل ہو جائے گا۔

پھر فرمایا:

إِنْ تُوَلُّوا هَذَا الْأَمْرَ أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللَّهِ ضَعِيفًا فِي بَدَنِهِ، وَإِنْ تُوَلُّوهَا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللَّهِ قَوِيًّا فِي بَدَنِهِ، وَإِنْ تُوَلُّوا عَلِيًّا وَلَنْ تَفْعَلُوا تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَسْلُكُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ

اگر تم ابو بکر صدیق کو ولیِّ امر بناؤ تو انہیں بدن کا کمزور (لیکن) امرِ الٰہی کے معاملے میں طاقتور پاؤ گے۔ اور اگر تم عمرِ فاروق کو ولیِّ امر بناؤ تو انہیں بدن اور امرِ الٰہی (ہر دو) میں طاقتور پاؤ گے۔ اور اگر تم حضرت علی کو ولیِّ امر بناؤ —اور تم ایسا کرو گے نہیں - (اگر ایسا کرو تو) انہیں ہدایت دینے والا ، ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں راہِ مستقیم پہ لے چلیں گے۔

(مسند البزار حديث 2895 ، معانى الاخبار ص279)

حضرت حذیفہ کی تیسری روایت:

حضرت حذیفہ سے سالم بن ابی الجعد راوی، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دربارِ اقدس میں امارت کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إن تولوا أبا بكر تولوه أمينا مسلما قويا فى أمر الله ضعيفا فى أمر

نفسه وإن تولوا عمر تولوه أمينا مسلما لا تأخذه فی اللہ لومة لائم

وإن تولوا عليا تولوه هاديا مهديا يحملكم على المحجة

اگر تم ابو بکر کو ولیِّ امر بناؤ تو تم انہیں ایک امانت دار، مسلم، امرِ الٰہی میں قوی، اپنی ذات کے معاملے میں کمزور شخص کو ولی بناؤ گے۔ اور اگر تم عمرِ فاروق کو ولیِّ امر بناؤ تو انہیں امین، مسلم ولی بناؤ گے جنہیں راہِ خدا میں کسی ملامت کی پرواہ نہیں۔ اور اگر تم حضرت علی کو ولیِّ امر بناؤ تو تم انہیں ھادی، مہدی ولی بناؤ گے جو تمہیں واضح رستے پہ لا کھڑا کریں گے۔

(تاریخِ دمشق 235/44)

حضرت حذیفہ کی چوتھی روایت:

حضرت حذیفہ سے شقیق بن سلمہ راوی، صحابہ نے عرض کی:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا؟

یارسول اللہ! اگر آپ ہمارے اوپر نائب مقرر کر دیتے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنْ أَسْتَخْلِفْ عَلَيْكُمْ خَلِيفَةً فَتَعْصُوهُ يَنْزِلْ بِكُمُ الْعَذَابُ

اگر میں تم پر خلیفہ مقرر کر دوں پھر تم اس کی نافرمانی کرو تو تم پر عذاب اترے گا۔

صحابہ نے عرض کی:

لَوِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا أَبَا بَكْرٍ

اگر آپ ابو بکر صدیق کو خلیفہ بنا دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنْ أَسْتَخْلِفُهُ عَلَيْكُمْ تَجِدُوهُ قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللَّهِ ضَعِيفًا فِي جَسَدِهِ

اگر میں اسے خلیفہ بنا دوں تو تم انہیں بدن کا کمزور (لیکن) امرِ الٰہی میں طاقتور پاؤ گے۔

صحابہ نے عرض کی:

لَوِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا عُمَرَ

اگر آپ عمرِ فاروق کو خلیفہ بنا دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنْ أَسْتَخْلِفُهُ عَلَيْكُمْ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا تَأْخُذُهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ

اگر میں انہیں خلیفہ بنا دوں تو تم انہیں قوت والا امین پاؤ گے جسے امرِ الٰہی کے معاملے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں۔

صحابہ نے عرض کی:

لَوِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا عَلِيًّا

اگر آپ حضرت علی کو خلیفہ بنا دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّكُمْ لَا تَفْعَلُوا، وَإِنْ تَفْعَلُوا تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَسْلُكُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ

بے شک تم ایسا نہیں کروگے۔ اور اگر تم ایسا کروتو تم حضرت علی کو ہادی مہدی پاؤگے جو تمہیں طریقِ مستقیم پہ لے چلیں گے۔

(مستدرک علی الصحیحین 4435)

حضرت حذیفہ کی مختصر روایات:

حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ صحابہ نے عرض کی:

يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلِيًّا؟

یارسول اللہ!

آپ حضرت سیدنا مولا علی کو نائب کیوں نہیں بناتے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنْ تُوَلُّوا عَلِيًّا تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، يَسْلُكُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ

اگر تم علی المرتضی کو ولیِّ امر بناؤتو تم انہیں ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ پاؤگے جو تمہیں صراطِ مستقیم پہ لے کر چلیں گے۔

(حلیۃ الاولیاء 64/1 ، شواہد التنزیل حدیث 102)

عبد الرزاق کہتے ہیں:

جنابِ سفیان ثوری نے ابو اسحاق سے، وہ زید بن یثیع سے اور وہ حضرت حذیفہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إن وليتموها عليا فهاد مهتد يقيمكم على صراط مستقيم.

اگر تم لوگ اس کا ولی حضرت علی کو بنا دو تو وہ ہدایت دینے والے، ہدایت یافتہ ہیں، تمہیں صراطِ مستقیم پہ قائم رکھیں گے۔

عبد الرزاق سے کہا گیا:

سمعت هذا من الثوري؟

کیا آپ نے جنابِ سفیان ثوری سے خود سنا؟

انہوں نے کہا:

مجھے یحیی بن ابی العلاء اور کسی دوسرے نے سفیان ثوری سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔

جب لوگوں نے دوبارہ ("کسی دوسرے" کی نشاندہی کی خاطر) پوچھا تو آپ نے کہا:

حدثنا النعمان بن أبي شيبة ويحيى بن أبي العلاء عن سفيان بن سعيد الثوري.

ہمیں نعمان بن ابی شیبہ اور یحیی بن ابی العلاء نے سفیان بن سعید ثوری سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔

(شواہد التنزیل حدیث 104)

حضرت حذیفہ سے ہی دوسرے طریق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنْ تَسْتَخْلِفُوا عَلِيًّا، وَمَا أَرَاكُمْ فَاعِلِينَ، تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، يَحْمِلُكُمْ عَلَى الْمَحَجَّةِ الْبَيْضَاءِ

اگر تم علی المرتضی کو خلیفہ بناؤ — اور مجھے تم کرتے دکھائی نہیں دیتے - (اگر تم ایسا کرو) تو تم انہیں ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں سفید رستے پہ لے کر چلیں

گے۔

(حلیۃ الاولیاء 64/1 ، شواہد التنزیل حدیث 101)

مولا علی کی مختصر روایت:

اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد حافظ ابو نعیم نے فرمایا کہ سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے بھی انہی الفاظ کے ساتھ حدیث مروی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء 64/1)

سیدنا عمرِ فاروق کا ارشاد:

عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ جب سیدنا عمرِ فاروقِ اعظم نے چھ بندوں کی شوری مقرر فرمائی اور وہ اٹھ کر چلے تو عمرِ فاروق نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا پھر فرمایا:

لَئِنْ وَلَّوْهَا الأُجَيْلِحَ لَيَرْكَبَنَّ بهم الطريق

اگر یہ لوگ اجیلح (بال جڑی ہوئی شخصیت یعنی سیدنا مولا علی) کو ولیِّ امر بنا دیں تو وہ انہیں (سیدھے) رستے پہ لے آئیں گے۔

(مصنف عبد الرزاق 446/5 ، انساب الاشراف للبلاذری 103/2 ، الابانۃ الکبری لابن بطۃ حدیث 44 ، الطبقات الکبری لابن سعد 260/3 ، تاریخِ دمشق 428/42 ، تاریخ الاسلام للذہبی 639/3)

عمرِ فاروق سے دوسری روایت:

مصعب بن زبیر کے غلام یمان سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ سیدنا عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

من ترون أنهم يولون الامر غدا؟

تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ لوگ کل کس کو خلیفہ بنائیں گے ؟

لوگوں نے کہا: حضرت عثمان بن عفان کو۔

سیدنا عمرِ فاروقِ اعظم نے فرمایا:

فأين هم عن علي بن أبي طالب يحملهم على الطريق المستقيم.

یہ لوگ حضرت علی بن ابی طالب سے کیوں دور ہیں؟ وہ انہیں صراطِ مستقیم پہ لے کر چلیں گے۔

(شواہد التنزیل حدیث 103)

عمرِ فاروق سے تیسری روایت:

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے وصال سے پہلے ایک انصاری شخص سے پوچھا:

مَنْ تَرَى النَّاسَ يَقُولُونَ يَكُونُ الْخَلِيفَةَ بَعْدِي؟

تم کیا سمجھتے ہو لوگ کیا کہتے ہیں کہ میرے بعد خلیفہ کون ہو گا؟

انہوں نے مہاجرین میں سے چند نام گنے لیکن سیدنا مولا علی کا نام نہ لیا۔

حضرت عمر نے فرمایا:

فَمَا لَهُمْ مِنْ أَبِي الْحَسَنِ؟ فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَأَحْرَاهُمْ إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُقِيمَهُمْ عَلَى طَرِيقَةٍ مِنَ الْحَقِّ

انہیں ابو الحسن (مولا علی) سے کیا ہے؟ اللہ کی قسم! وہ ان سب میں سے زیادہ حق دار

ہیں۔ اگر وہ ان پر مقرر رہوں گے تو انہیں اپنی راہِ حق پر کھڑا کر دیں گے۔

(مصنف عبد الرزاق 446/5)

مولا علی خود صراطِ مستقیم۔۔۔!!!

ابنِ عباس کی مختصر روایت:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا مولا علی مشکل کشا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے فرمایا:

أنت الطريق الواضح وأنت الصراط المستقيم، وأنت يعسوب المؤمنين.

آپ ہی واضح رستہ اور آپ ہی صراطِ مستقیم ہو اور آپ ایمان والوں کے بادشاہ ہو۔

(شواہد التنزیل حدیث نمبر 88)

خانوادۂ رسول ﷺ کی روایت:

سیدنا امام محمد باقر اپنے والدِ اقدس اور وہ آپ کے جد مبارک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من سره [من أراد] أن يجوز على الصراط كالريح العاصف ويلج الجنة بغير حساب فليتول وليي ووصيي وصاحبي وخليفتي على أهلي علي بن أبي طالب، ومن سره [ومن أراد] أن يلج النار فليترك ولايته فوعزة ربي وجلاله إنه لباب الله الذي لا يؤتى إلا منه، وأنه الصراط

المستقیم وأنه الذی یسأل الله عن ولایته یوم القیامة.

جسے اچھا لگے (جو چاہے) کہ پل صراط سے تُند ہوا کی طرح گزر جائے اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ میرے ولی، میرے وصی، میرے صاحب اور میرے اہلِ خانہ پر میرے نائب علی بن ابی طالب سے دوستی رکھے۔ اور جسے اچھا لگے (جو چاہے) کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ مولا علی کی دوستی چھوڑ دے۔

میرے پروردگار کی عزت و جلال کی قسم!

علی ہی وہ خدائی دروازہ ہیں کہ (رب کی جانب) صرف انہیں کے رستے آیا جا سکتا ہے۔ اور وہ ہی صراطِ مستقیم ہیں اور وہ ہی وہ شخصیت ہیں جن کی ولایت کے بارے میں قیامت کے روز سوال کیا جائے گا۔

(شواہد التنزیل حدیث نمبر 90)

مولا علی صراطِ مستقیم کا ذریعہ۔۔۔!!!

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إن الله جعل علیاً وزوجته وأبناء حجج الله علی خلقه وهم أبواب العلم فی أمتی من اهتدی بهم هدی إلی صراط مستقیم.

بے شک اللہ جل وعلا نے مولا علی، ان کی اہلیہ سیدہ فاطمہ اور ان کے بیٹوں کو اپنی مخلوق پر حجت بنایا ہے اور وہ میری امت میں علم کے دروازے ہیں۔ جس نے ان کے ذریعے

ہدایت حاصل کرنا چاہی، وہ صراطِ مستقیم کی جانب ہدایت عطا کر دیا گیا۔

(شواہد التنزیل حدیث نمبر 89)

سورج کے بعد چاند کو ڈھونڈو۔۔۔!!!

حضرت جابر کی روایت:

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اهتدوا بالشمس ، فإذا غاب الشمس فاهتدوا بالقمر، فإذا غاب القمر فاهتدوا بالزهرة، فإذا غابت الزهرة فاهتدوا بالفرقدين.

سورج سے ہدایت حاصل کرو۔ جب سورج چھپ جائے تو چاند سے ہدایت حاصل کرو۔ جب چاند چھپ جائے تو زہرہ سے ہدایت مانگو۔ جب زہرہ چھپ جائے تو فرقدین (قطبی تارہ اور اس کے قریب اس سے ملتا جلتا قدرے چھوٹا ستارہ) سے ہدایت طلب کرو۔

عرض کی گئی:

يا رسول الله ما الشمس وما القمر وما الزهرة وما الفرقدان؟

یارسول اللہ! سورج کیا ہے اور چاند کیا ہے؟ زہرہ اور فرقدان کیا ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الشمس أنا، والقمر علي والزهرة فاطمة، والفرقدان الحسن والحسين.

سورج میں ہوں، چاند علی ہیں، زہرہ فاطمہ ہیں اور فرقدان حسن و حسین علیہم الصلوۃ

والسلام ہیں۔

(شواہد التنزیل حدیث نمبر 91)

حضرت انس کی روایت:

سطورِ بالا میں درج حدیث فقط حضرت جابر بن عبد اللہ یا صرف شواہد التنزیل میں ہی موجود نہیں، بلکہ حضرت انس بن مالک سے شواہد التنزیل کے علاوہ بھی موجود ہے۔

علامہ سمعانی کے شیخ وممدوح ابو الفتح محمد بن علی نَطَنْزی اپنی سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی۔ جب نماز اداء فرما چکے تو اپنا چہرۂ انور ہماری جانب کر کے فرمایا:

معاشر الناس! من افتقد الشمس فليستمسك بالقمر ومن افتقد القمر فليستمسك بالزهرة ومن افتقد الزهرة فليستمسك بالفرقدين

اے لوگو!

جو سورج کو نہ پائے وہ چاند کو تھام لے۔ جو چاند نہ پائے وہ زہرہ کو تھام لے۔ جو زہرہ نہ پائے وہ فرقدین (قطبی ستارہ اور اس کے قریب اس جیسا قدرے چھوٹا تارہ) تھام لے۔

جب رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

أنا الشمس، وعلی القمر وفاطمة الزهرة، والحسن والحسين الفرقدان.

میں سورج ہوں اور علی چاند ہیں اور فاطمہ زہرہ ہیں اور حسن و حسین فرقدان ہیں۔

(الخصائص العلویۃ للنطنزی حدیث 1)

حضرت انس کی دوسری روایت:

یہی علامہ نَطَنزی اور حافظ ذہبی کے شیخ صاحبِ فرائد السمطین دوسری سند سے حضرت انس بن مالک ہی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اطلبوا الشمس فاذا غابت فاطلبوا القمر فاذا غاب القمر فاطلبوا الزهرة فاذا غابت الزهرة فاطلبوا الفرقدين

سورج کو تلاش کرو۔ جب سورج چھپ جائے تو چاند کو ڈھونڈو۔ جب چاند چھپ جائے تو زہرہ کو تلاشو۔ جب زہرہ چھپ جائے تو فرقدین کو ڈھونڈو۔

حضرت انس فرماتے ہیں: ہم نے عرض کی:

یارسول اللہ! سورج کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: میں۔

ہم نے عرض کی: اور چاند کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: علی۔

ہم نے عرض کی: تو زہرہ کون ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ۔

ہم نے عرض کی: فرقدان کون ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: حسن و حسین۔

(الخصائص العلویۃ للنطنزی حدیث 2 ، فرائد السمطین 17/2)

صراطِ مستقیم اہلِ بیت اور مولا علی کی محبت۔۔۔!!!

مولا علی کا فرمان:

سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کا ارشادِ گرامی ہے، فرمایا:

إنّ الصراط المستقيم محبّتنا أهل البيت.

بے شک صراطِ مستقیم ہم اہلِ بیت کی محبت ہے۔

(مناقب علی ابن ابی طالب لابن مردویہ الاصفہانی ص 221 حدیث 310)

اصبغ بن نباتہ کی مولا علی سے روایت:

اللہ کریم جل وعلا کا ارشادِ گرامی ہے:

(وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ)

بے شک وہ لوگ جو آخرت پہ ایمان نہیں رکھتے، وہ لوگ رستے سے پھرے ہوئے ہیں۔

اصبغ بن نباتہ سیدنا مولا علی سے اس فرمانِ باری تعالی کے بارے میں راوی، فرمایا:

عن ولايتي

یعنی "صراط" سے روگردانی کے معنی ہیں میری (یعنی مولائے کائنات کی) ولایت ومحبت سے روگردانی۔

(مناقب علی ابن ابی طالب لابن مردویہ ص283 حدیث 445 ، شواہد التنزیل 402/1 ، حدیث 558 ، فرائد السمطین 300/2 ، ینابیع المودة 292/1)

حضرت مولا علی ہی سے دوسری روایت میں ہے، فرمایا:

ناكبون عن ولايتنا.

(صراطِ مستقیم سے روگردانی کا مطلب ہے کہ وہ لوگ) ہماری محبت وولایت سے روگردان ہیں۔

(مناقب علی ابن ابی طالب لابن مردویہ ص283 حدیث 446 ، شواہد التنزیل 402/1 ، حدیث 557)

ابنِ عباس کا فرمان:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرمانِ باری تعالی:

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

کے بارے میں فرمایا:

يقول: قولوا معاشر العباد: اهدنا إلى حب النبي وأهل بيته.

رب کریم فرماتا ہے: اے بندو تم کہو:

ہمیں نبی ﷺ اور آپ کے اہلِ بیتِ پاک کی محبت کی ہدایت عطا فرما۔

(شواہد التنزیل حدیث نمبر 87)

دیگر روایات

امام محمد باقر کا فرمان:

سلام بن مستنیر جعفی کہتے ہیں کہ میں سیدنا امام محمد باقر کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کی:

جعلني الله فداك إني أكره أن أشق عليك فإن أذنت لي أسألك؟

اللہ مجھے آپ پہ قربان کرے۔ میں آپ کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے سوال کروں؟

آپ نے فرمایا:

جو چاہو پوچھو۔

سلام بن مستنیر نے عرض کی:

أسألك عن القرآن؟

میں آپ سے قرآنِ پاک کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

میں نے کہا:

کتابِ الٰہی میں فرمانِ باری تعالی ہے:

هَـٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ

(یعنی یہ میری جانب کا سیدھا رستہ ہے۔ یہ کونسا رستہ ہے؟)

امام محمد باقر نے فرمایا:

صراط علي بن أبي طالب

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کا رستہ۔

میں نے کہا:

صراط علي بن أبي طالب

(کیا) حضرت علی کارستہ؟

آپ نے فرمایا:

صراط علي بن أبي طالب

(ہاں) مولا علی کارستہ (ہی صراطِ مستقیم ہے۔)

(شواہد التنزیل حدیث نمبر 92)

امام محمد باقر کادوسرا فرمان:

امام محمد باقر سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

آل محمد الصراط الذي دل الله عليه.

آلِ محمد ہی وہ رستہ ہے جس پہ اللہ جل وعلا نے رہنمائی فرمائی۔

(شواہد التنزیل حدیث نمبر 94)

امام محمد باقر کا تیسرا فرمان:

اللہ کریم جل وعلا کا ارشادِ گرامی ہے:

(وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً رَجُلَيْنِ أَحَدُهُما أَبْكَمُ لا يَقْدِرُ عَلى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلى مَوْلاهُ أَيْنَما يُوَجِّهْهُ لا يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ)

اور اللہ تعالیٰ نے دو شخصوں کی کہاوت بیان فرمائی جن میں سے ایک پیدائشی گونگا ہے، کسی چیز کی طاقت نہیں رکھتا۔ اپنے مالک پہ بوجھ ہے، مالک اسے جہاں بھیجے وہ کسی خیر کے ساتھ نہیں لوٹتا۔ کیا وہ گونگا نکما اور وہ شخصیت برابر ہو سکتے ہیں جو عدل کا حکم دے اور وہ صراطِ مستقیم پہ ہو۔

حضرت سیدنا امام محمد باقر فرماتے ہیں:

عليّ بن أبي طالب يأمر بالعدل ، وهو على صراط مستقيم.

سیدنا مولا علی وہ شخصیت ہیں جو عدل کا حکم دیتے ہیں اور صراطِ مستقیم پہ ہیں۔

(مناقب علی ابن ابی طالب لابن مردویہ ص273 حدیث 424)

امام جعفر صادق کا فرمان:

عبد اللہ بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا امامِ جعفر صادق سے عرض کی:

قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ

(یعنی رب جل وعلا نے فرمایا: تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے برہان آئی ہے۔ وہ برہان کیا ہے؟)

آپ نے فرمایا:

البرهان محمد، والنور علي، والصراط المستقيم علي.

برہان جنابِ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا ہیں، نور سیدنا مولا علی ہیں اور صراطِ مستقیم بھی مولا علی ہیں۔

(شواہد التنزیل حدیث نمبر 93)

امام جعفر صادق کا دوسرا فرمان:

سیدنا امام جعفر صادق سے مروی ہے، فرمایا:

الصراط الذي قال إبليس: لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ فهو علي.

وہ رستہ جس کے بارے میں ابلیس نے کہا: میں ضرور تیرے بندوں (کو بہکانے) کے لیے تیرے سیدھے رستے پہ بیٹھوں گا۔

(فرمایا:) وہ (سیدھا رستہ) مولا علی ہیں۔

(شواہد التنزیل حدیث نمبر 95)

امام جعفر صادق کا تیسرا فرمان:

سیدنا عبد اللہ بن امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی سیدنا امام جعفر صادق نے فرمانِ باری تعالی:

هَـٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ

کے بارے میں بتایا:

قال: هو أمير المؤمنين.

فرمایا: وہ امیر المؤمنین (سیدنا مولا علی) کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم ہیں۔

(شواہد التنزیل حدیث نمبر 96)

امام جعفر صادق کا چوتھا فرمان:

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

نحن حبل الله الذي قال الله: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا.

ہم ہی وہ خدائی رسی ہیں جس کے بارے میں اللہ جل وعلا نے فرمایا:

اور اللہ کی رسی کو مل کر تھامو اور ٹکڑوں میں نہ بٹو۔

(الکشف والبیان للثعلبی 163/3 ، رشفة الصادی ص56 ، 57)

ابوبریدہ کی رائے:

ابوبریدہ فرمانِ باری تعالی:

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

کے بارے میں کہتے ہیں:

صراط محمد وآله

(صراطِ مستقیم) جنابِ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی آل کا رستہ ہے۔

(شواہد التنزیل حدیث نمبر 86)

واضح رہے کہ ابوبریدہ کی یہ روایت فقط "شواہد التنزیل" میں نہیں۔ ابو اسحاق احمد بن ابراہیم ثعلبی متوفی 427ھ نے اپنی تفسیر میں اپنی سند سے بھی یہ روایت پیش کی ہے۔

(الکشف والبیان للثعلبی 120/1)

زید بن اسلم کا قول:

عبد الرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد سے فرمانِ باری تعالی:

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

(یعنی ان لوگوں کا رستہ جن پر تونے انعام فرمایا۔)

اس کے بارے میں کہا:

النبي ومن معه وعلي بن أبي طالب وشيعته.

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اور مولا علی اور آپ کے محبین کا رستہ۔

(شواہد التنزیل حدیث 105)

حضرت حسن بصری کا قول:

حضرت حسن بصری نے مولا علی کا ذکر کیا تو فرمایا:

أَرَاهُمُ السَّبِيلَ وَأَقَامَ لَهُمُ الدِّينَ إِذْ تَعَوَّجَ

مولا علی نے انہیں رستہ دکھایا اور ان کے لیے دینی رستہ سیدھا کیا جب وہ ٹیڑھا ہو چکا تھا۔

(معانی الاخبار ص281)

حضرت حسن بصری اور ابو العالیہ کی رائے:

محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود البغوي (المتوفى: 510ھ) فرماتے ہیں:

وقال أبو العالية والحسن: رسول الله وآله وصاحباه

ابو العالیہ اور جنابِ حسن بصری نے (صراطِ مستقیم کی تفسیر میں) فرمایا:

(صراطِ مستقیم) رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا ، آپ ﷺ کی آلِ پاک اور آپ ﷺ کے صاحبین ہیں۔

(تفسیر بغوی 54/1 ، رشفة الصادي ص58)

انعمت علیھم کے تحت لکھا:

وقال أبو العالية: هم آل الرسول صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر رضي الله عنهما وأهل بيته

ابو العالیہ نے کہا: وہ لوگ جن پہ انعام ہوا وہ رسول اللہ ﷺ کی آلِ پاک، شیخینِ کریمین اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت ہیں۔

(تفسیر بغوی 54/1)

تفسیر ماوردی میں صراطِ مستقیم کے بارے میں چار اقوال ذکر کیے، چوتھا قول بدیں الفاظ بیان کیا:

والرابع: هو رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخيار أهل بيته وأصحابه , وهو قول الحسن البصري وأبي العالية

چوتھا قول یہ ہے کہ: صراطِ مستقیم رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا اور آپ کے عظمت والے اہلِ بیتِ پاک اور بزرگ صحابہ ہیں۔ اور یہ جنابِ حسن بصری اور ابو العالیہ کا قول ہے۔

(النکت والعیون 59/1 ، الشفا للقاضی عیاض 67/1 ، المواہب اللدنیہ 473/1 ، شرح الزرقانی علی المواہب 299/4)

شہر بن حوشب کی رائے:

تفسیرِ بغوی وغیرہ میں ہے:

وقال شهر بن حوشب: هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهل بيته.

اور شہر بن حوشب نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاک صحابہ اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت (ہی وہ ہستیاں ہیں جن کی راہ مطلوب) ہے۔

(تفسیر بغوی 54/1 ، رشفۃ الصادی ص58)

ناصبی دجالیوں کو قرآن وحدیث تو سمجھ نہیں آتا، لیکن میرے خیال میں سطورِ بالا میں درج علماء کی تفسیری آراء پر انہیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

کیونکہ جب شانِ مولائے کائنات بیان ہوتی ہے تو ناصبی دجالیوں کو وہم ہونے لگتا ہے کہ شاید دیگر اصحابِ رسول اور بالخصوص افضل الناس بعد الانبیاء سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمرِ فاروقِ اعظم کی نفی کی جا رہی ہے۔ حالانکہ یہ فکر محض ان کی جہالت کا نتیجہ ہے۔

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ

اور سچ یہ ہے کہ یہ حضرات صحابہ کا نام بھی محض بغضِ مولا علی چھپانے کے لیے لیتے ہیں ورنہ ان حضرات کا صحابۂ کرام سے کوئی تعلق نہیں۔

سکھر میں 07 محرم الحرام 1443ھ کو سیدنا عمرِ فاروقِ اعظم کی بدترین گستاخی کی گئی۔

اگلے ہی دن 08 محرم الحرام 1443ھ کو سکھر کے ناصبی دجالیوں کی طرف سے رافضیوں کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر نعرۂ اتحاد بلند کر دیا گیا۔

انہی دنوں ایک شخص نے اعلانیہ طور پر حضرت معاویہ و حضرت ابو سفیان پہ لعنت بھیجی۔۔۔

جس کی گواہی شہر سکھر کے سینکڑوں لوگ دیں گے۔ لیکن سکھر کے ناصبی دجالیوں نے دو چار دن گزرنے کے بعد دستخط کر کے اس گستاخ کو کلین چٹ دے دی۔

دوسری طرف پورے ملک کا کوئی ایک ناصبی بھی ایسا نہیں جس نے سکھر کے ناصبی دجالیوں کے خلاف ایک حرف بھی بولا ہو۔

سچ یہ ہے کہ محبتِ صحابہ کا بہانہ فقط بغضِ مولا علی چھپانے اور سنی عوام کو دھوکا دینے کے لیے ہے۔ اسی لیے جہاں دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آلِ پاک کی خداداد شان کا ذکر چھڑا ہے، وہیں آٹپکتے ہیں اور اپنی بد باطنی کا اظہار لازمی سمجھتے ہیں۔

میں گفتگو کے اختتام سے قبل ایک بار پھر اس بات کا برملا اظہار کرنا چاہوں گا کہ اس مختصر رسالہ میں جن مرویات کی جانب اشارہ کیا گیا وہ محض ایک عجالہ ہے۔ اور ان کے پیچھے عقلی و نقلی دلائل کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجود ہے جو اندھوں کو بھی دکھادے کہ:

صراطِ مستقیم مولا علی ہیں۔۔۔!!!

ہم نے یہ جملے ازراہِ اختصار سپردِ قلم کیے ہیں۔ لیکن اگر ناصبی دجالیوں نے خبثِ باطنی کا اظہار نہ چھوڑا:

فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ

از قلم:

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین۔ سکھر

23 جمادی الاولی 1443ھ / 28 دسمبر 2021ء